مدینۃ المسیح

۱۶ تاریخ دسمبر کو جماعت احمدیہ کے نمائندوں کا ایک وفد حسب ہدایات امام جماعت احمدیہ زیر امارت جناب مولانا مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز و ناظر اعلیٰ صیغہ جات نظارت جماعت احمدیہ قادیان جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب سے ملاقات کے لئے لاہور گیا۔ تاریخ ملاقات ۱۷ دسمبر مقرر ہے۔ وفد میں علاوہ قادیان کے احباب کے پنجاب کے دیگر حصص کے ذی وجاہت احمدی احباب بھی شامل ہیں ؛

شمولیت جلسہ کے لئے دور دراز کے مقامات سے احمدی بھائی آنے شروع ہو گئے ہیں ؛

جشن صلح قادیان میں

جیسا کہ گزشتہ پرچہ میں اعلان کیا گیا تھا۔ مقررہ تاریخوں میں قادیان میں جشن صلح اچھے پیمانے پر منایا گیا۔ کارروائی مطابق پروگرام مشتہرہ کے عمل میں آئی۔ گو ۱۳ تاریخ دسمبر کو تمام دن بارش وغیرہ کی وجہ سے طلباء کے میچ اور کھیلیں نہ ہو سکیں۔

۱۴-۱۵- اور ۱۶- دسمبر کو ہاکی اور فٹ بال کے میچ ہوئے۔ کھیلیں دیکھنے والوں کا مجمع بھی کافی ہوتا تھا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح بھی تشریف لاتے رہے۔

۱۵ اور ۱۶ کی درمیانی شب کو نمایاں طور پر چراغاں کیا گیا۔ بڑی بڑی عمارتیں جگمگا رہی تھیں۔

عوام کے لئے انکی دلچسپی کے مطابق دیسی کھیلوں کا بھی انتظام تھا۔ گرد و نواح سے بذریعہ منادی جشن میں حصہ لینے کے لئے لوگوں کو بلایا گیا تھا ؛

۱۶- دسمبر کی صبح کو مساکین میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ اور طلباء اور معززین کو عمدہ پیمانہ پر ٹی پارٹی دی گئی۔ ٹی پارٹی کے خاتمہ پر جناب منشی قاسم علی خان صاحب المتخلص بہ قادیانی متوطن رام پور نے ایک پُر لطف نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جسمیں انگریزی سلطنت کے برکات اور حضرت مسیح موعود کے فیوض کا تذکرہ تھا۔ نظم کے ختم ہونے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے دیر تک گورنمنٹ برطانیہ کی حفاظت اور اشاعت اسلام کے متعلق دعا فرمائی ؛

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ)

دو اور نو مسلم

ہز میجسٹی شاہ ایران ہفتہ رواں میں لنڈن اپنے ممتاز مہمان

شاہ ایران احمد علی شاہ قاچار کی مہمان نوازی میں مصروف رہا ہے۔ ملک معظم قیصر ہند و شاہ انگلستان نے ہر طرح اپنے معزز مہمان کی خاطر مدارات کا اہتمام کیا۔ جو عزت و احترام ایک خود مختار والئے ملک کی شان کے لائق ہو سکتی تھی۔ اس میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں ہوا۔ جناب اصفہانی سکرٹری مسلم لیگ کی دعوت پر خاکسار اور چوہدری فتح محمد صاحب بھی اس وفد میں شامل ہوئے جو ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے شاہ موصوف کا خیر مقدم اور مسلمانان ہندوستان کی محبت کا اظہار کرنے کے لئے بکنگھم پیلس میں حاضر ہوا۔ اور جس نے بسرکردگی رائٹ آنریبل مسٹر امیر علی ہز امپیریل مجسٹی شاہ سے شرف باریابی حاصل کیا۔ رائٹ آنریبل مسٹر امیر علی نے عاجز مبلغ احمدیت کو کسریٰ ایران کے سامنے پیش کرتے ہوئے فرمایا

"مولوی عبد الرحیم۔ عالمے اسلام است۔"

شاہ سے مصافحہ کرتے وقت ایران کی سابقہ و موجودہ حالت اور اس ملک میں آئندہ کام کا خیال میرے سامنے آگئے۔ اور ایوان کسریٰ میں جو تزلزل آیا ہے اس کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے کھنچ گیا۔ ان حالات میں میں نے "کسریٰ" کو مصافحہ کرتے وقت "بارک اللہ" کہا۔ اور دل میں اس کے لئے دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو مسیح موعود کی تعلیم کے نور سے منور کرے۔ اور ایران کو ایک طرف شاہ جارج کی دوستی سے دنیوی عظمت بخشے۔ اور دوسری طرف اس کے بادشاہ کو قادیان آنے والے سلطان دین کے ساتھ عہد اخوت باندھنے کی توفیق بخش کر متاع دین سے مالا مال کرے۔

تقسیم لٹریچر

ہفتہ رواں میں شاہ ایران کی آمد پر وکٹوریہ اسٹیشن کے دروازہ پر انگریز مرد اور عورتوں کی تعداد کثیر جمع تھی۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر حضرت مفتی صاحب اور خاکسار نے لٹریچر کی کافی تعداد تقسیم کی۔ مرد و عورتوں نے شوق سے مانگ مانگ کر Call to Truth نام ٹریکٹ لیا۔ یہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ کہ ان لوگوں کو تحقیق حق اور قبولیت اسلام کی توفیق دے۔ لٹریچر تقسیم کرتے کرتے مجمع میں سے ایک خاتون نکلی۔ جو لوگوں کو متعجب کرنے کے لئے السلام علیکم کہکر ہم سے مخاطب ہوئی۔ مسیحی مرد و عورتیں مشرق و مغرب کو اس مجمع کثیر میں باتیں کرتا دیکھکر حیران ہوئے۔ اور ہماری سبز پگڑیوں نے انگریز خاتون کے مغربی لباس کے ساتھ شاہ ایران کی آمد پر جمع ہونیوالے انگریزوں کو عملاً پیغام دیا۔ کہ اسلام کی ضیاء سے مس بیرڈ "نجمہ" ہو کر چمکتی ہے۔ یعنی ہم سے باتیں کرنیوالی خاتون ہماری بہن "نجمہ بیرڈ" تھی۔

بوسنیا کا ایک مسلمان

وکٹوریہ اسٹیشن کے مجمع میں سے ایک نوجوان آگے بڑھ کر ملا اور گفتگو سے معلوم ہوا۔ کہ وہ بوسنیا کے باشندے اور مسلمان ہیں۔ ان دنوں سروین حکومت کی طرف سے انگریزی پڑھنے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان کا اسم گرامی ڈاکٹر فہمی برکات دیچ ہے۔ ڈاکٹر فہمی ہمارے ساتھ مکان پر آئے۔ اور سلسلہ عالیہ کی خصوصیات ان کے قلب پر اثر کر رہی ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ بوسنیا کے مسلمان جاہل ہیں۔ تعلیم کی طرف سے تغافل ہے۔ سروین حکومت نے ان کو مذہب میں آزادی دے رکھی ہے۔ اور امور مذہبی کے محکمہ میں مسلمانوں کی قائم مقامی سرکاری طور پر منظور و مقرر ہے۔ بلغراد میں جامع مسجد ہے۔ اس قابل ڈاکٹر کے ذریعہ سے انشاء اللہ امید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود کے پیغام کو بلاد سرویہ و بوسنیا و البانیہ تک پہنچاوے۔ ڈاکٹر موصوف کو سمجھا دیا ہے۔ کہ دنیا میں اسلام اگر زندہ ہو سکتا ہے۔ تو صرف اسی آبحیات کے ذریعہ سے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں مسیح موعود کی تعلیم کے ذریعہ سے دنیا کو دیا ہے۔

سلسلہ ملاقات

ہفتہ رواں میں جن لوگوں کو ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ ان میں سے قابل ذکر مفصلہ ذیل ہیں:-

(۱) مولوی فتح محمد صاحب سیال ایک معزز خطاب یافتہ فاضل مستشرق انگریز سے ملے۔ سلسلہ عالیہ کی تبلیغ کا فرض ادا کیا۔ اور فاضل مستشرق نے فرمایا۔ کہ "میں بارہ سال سے ریویو کا مطالعہ کرتا ہوں۔ اور احمدیت کی نسبت کہنے لگے

I like this movement This is the only hope of Islam."

"میں اس سلسلہ کو پسند کرتا ہوں۔ یہ ہی اسلام کی ایک امید ہے"

(۲) چوہدری صاحب دو تھیوسوفسٹ لیڈیوں سے ملاقی ہوئے اور انہوں نے حضرت احمدؑ کا تذکرہ سننے کے بعد کہا:-

"This is just possible that your prophet is the expected teacher"

یہ ممکن ہے کہ تمہارا نبی ہی وہ موعود ہادی ہو۔ جس کی آمد کے ہم منتظر ہیں۔

ان کے علاوہ ہفتہ زیر رپورٹ میں ایک فرانسیسی ہرتیہ۔ ایک مسیح کے جلد آنے کی منتظر خاتون اور ایک تھیوسوفسٹ بڑھیا خاتون تلاش حق کے لئے قیام گاہ مبلغین پر آئیں اور غذائے روحانی حاصل کر کے گئیں۔

قاضی صاحب کی روانگی

مولوی قاضی عبد اللہ صاحب بی اے بی ٹی اپنی چار سالہ شاندار خدمات کے بعد مسلم و غیر مسلم سے "جوان صالح" اور "پاکباز مبلغ اسلام" کا خراج تحسین حاصل کر کے ۳۱۔ اکتوبر کو پیڈنگٹن ریلوے اسٹیشن سے سوار ہو کر لورپول گئے۔ اور اسی روز "جہاز سٹی آف کراچی" نامی پر سوار ہو کر عازم ہند ہوئے میں احمدی قوم کو اس خادم مسیح کی شاندار خدمات اور اپنے آقا خلیفۃ المسیح کے ارشاد کی تعمیل پر عمل کرنے اور احکام خلافت کی باوجود سخت مشکلات پابندی کرنے کی جرأت پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور سر دست صرف اس قدر لکھتا ہوں کہ:-

احمدی قوم! تمہیں مبارک ہو۔ جس شخص کو تم نے اپنا روپیہ خرچ کر کے بھیجا۔ جو تمہارے خرچ پر یہاں رہا۔ اس نے آسمان سے گرتے ہوئے بم کے گولوں اور حبائل الشیطٰن کی کثیر تعداد کے درمیان اس یقین اور بھروسہ کو جو تم کو اس پر تھا۔ شاندار طور پر نبھایا اور احمدیت کے بیج کو اس زمین میں بویا۔

قاضی صاحب کے کام پر مفصل ریویو انشاء اللہ کسی آئندہ خط میں کروں گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۸ - دسمبر ۱۹۱۹ء

چلو قادیان

وہ دن - ہاں وہ مبارک دن جو ؎

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

کا نظارہ اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ پیش کرینگے وہ دن ہاں وہ مقدس دن - جو دلدادگان دیار محبوب کے لئے فرحت و انبساط کا سامان مہیا کرینگے - وہ دن ہاں وہ مبارک دن جو وابستگان دامن احمدؑ کے لئے پختگی ایمان و ایقان کا موجب ہونگے - آرہے ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ آ گئے ہیں پس خوشخبری ہو ان اصحاب کو - جنھوں نے ان کی انتظار میں گھڑیاں گن گن کر گذاری ہیں - اور شادمانی ہو - ان احباب کو جن کی چشم انتظار ان کی آمد کا نظارہ دیکھنے کے لئے کھلی رہی ہے - کہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ "چلو قادیان" کا طرب انگیز پیغام - جس میں کہ ان کی دلی خوشی اور قلبی راحت کا سامان مضمر ہے - ان کے گوش گذار کیا جا رہا ہے - اگرچہ یہ پیغام بہت مختصر اور اس کے الفاظ بالکل محدود ہیں - لیکن درحقیقت اس میں اثر - جذب - اور کشش کے نہایت وسیع سامان موجود ہیں - اور مجھے خیال ہی نہیں - بلکہ یقین ہے - کہ یہ مختصر سا پیغام ہر ایک اس شخص میں جو قادیان کی حقیقت کو سمجھتا ہے - اس کی تقدیس کو جانتا ہے اس کو خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود کا تخت گاہ اور مرکز سلسلہ یقین کرتا ہے - جوش مسرت اور ذوق شوق پیدا کر دینے کے لئے کافی ہے - اور وہ سب کچھ چھوڑ کر اس آواز پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہو جائیگا - دنیا کے دھندے اور کاروبار کے جھگڑے اس کے لئے کسی قسم کی روکاوٹ کا باعث نہیں بن سکینگے ٭

پس جو اصحاب عام طور پر سالانہ جلسہ کی شمولیت کی سعادت حاصل کرتے ہیں - ان کے متعلق تو مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں - کیونکہ انہیں اس امر کے متعلق کافی تجربہ ہو چکا ہے - کہ شمولیت جلسہ کی وجہ سے جو انوار اور برکات حاصل ہوتی ہیں - وہ نہایت قیمتی اور بیش بہا ہوتی ہیں - اور ان کا کسی اور صورت میں میسر آنا نا ممکن ہے لیکن وہ لوگ جو بوجہ اپنی سستی اور غفلت یا بوجہ سلسلہ احمدیہ میں نئے نئے داخل ہونے کے ایسا تجربہ نہیں رکھتے - ان کو میرا یہ پیغام بہت زیادہ توجہ اور غور کے ساتھ سننا چاہیئے - اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے جہاں تک بھی ہو سکے - پوری پوری کوشش کرنا چاہیئے سالانہ جلسہ میں شمولیت بوجہ اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو ضروری قرار دیا ہے ہر ایک اس شخص کا جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے - دینی فرض ہے - اور پھر یہ ایسا بابرکت اور مفید ہے - کہ اس کے ذریعہ نہ صرف ان بڑے اور ناپسندیدہ اثرات کا قلع قمع ہو جاتا ہے جو گردوپیش کے حالات کی وجہ سے ہوتے ہیں - بلکہ نیا ایمان اور نئی روحانیت حاصل ہو جاتی ہے - اور یہی وہ عنقا صفت نعمت ہے جس کا دنیا میں کال ہے - اور جو سوائے اس جگہ کے جسے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ چن لیا - اور کہیں سے دستیاب نہیں ہو سکتی ٭

اسوقت دنیا کی جو حالت ہے - وہ کسی سے پوشیدہ نہیں - وہ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں - ان کی حقیقت بھی ظاہر ہے - اور وہ خود کہہ رہے ہیں ؎

"بد سے بدتر اب مسلمانوں کی حالت ہوگئی"

یہ اسلئے ہوا ہے - کہ ان لوگوں کی آنکھیں اس نور کے دیکھنے سے عاری ہو گئیں - جو خدا تعالیٰ نے دنیا کے روشن کرنے کے لئے نازل کیا - لیکن وہ لوگ جنھوں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنی کسی خوبی اور قابلیت کی وجہ سے روشنی حاصل کی - کیا ان کا فرض نہیں ہے - کہ اس روشنی کو اپنے سینوں میں مدھم نہ ہونے دیں - بلکہ اسے ہر وقت زیادہ سے زیادہ تیز کرنے کی سعی اور کوشش کرتے رہیں - ضرور ہے - پس سالانہ جلسہ جس کی فرض اور غایت ہی یہی ہے اس میں شمولیت کی ضرورت کا اندازہ ہر ایک احمدی آسانی کے ساتھ لگا سکتا ہے ٭

سالانہ جلسہ پر آنیوالے خدا تعالیٰ کے اس کلام کی کہ یاتون من کل فج عمیق اور یاتیک من کل فج عمیق - جو حضرت مسیح موعود پر ابتدائی ایام میں نازل ہوا نہایت صفائی اور وضاحت کے ساتھ صداقت ثابت کرنے کا موجب ہوتے ہیں - اور ظاہر ہے - کہ جس کثرت سے لوگ آئینگے - اسی قدر زیادہ شان و شوکت کے ساتھ یہ پیشگوئی پوری ہو کر حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت ٹھہریگی - اور ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوگی اس لحاظ سے بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ "چلو قادیان" کا عملی طور پر جواب دے - پھر جلسہ کے ایام خدا تعالیٰ کی رحمت اور برکت کے نزول کے خاص ایام ہوتے ہیں - علاوہ ان مقامات کے اثر کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے متبرک اور مقدس قرار پا چکے ہیں - ایک کثیر جماعت کا مل کر دعا کرنا بہت اعلیٰ نتائج کا موجب ہو سکتا ہے - اس کے علاوہ جلسہ میں شمولیت کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں - جن کی تشریح کی ضرورت نہیں - پس احباب کو ان فوائد کے حصول کے لئے ضرور ہی جلسہ میں شامل ہونے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے بعض احباب کسی معمولی سی رکاوٹ کی وجہ سے یہ کہکر رک جاتے ہیں کہ اچھا اگلے سال چلے جائینگے - انہیں یاد رکھنا چاہیئے - کہ ممکن ہے اگلے سال اس سے بھی بڑی کوئی روک پیدا ہو جائے پھر یہ کس کو خبر ہے - کہ اگلے سال تک وہ زندہ بھی رہیگا اس لئے ایک نہایت مفید اور بابرکت کام کو آئندہ سال پر ڈالنا ہرگز مناسب نہیں ہے - جن اصحاب کو خدا تعالیٰ نے موقع دیا ہے - انہیں ضرور اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے - اور ساتھ ہی غیر احمدی اصحاب کو بھی ہمراہ لانے کی کوشش کرنی چاہیئے - تاکہ ان کے دلوں میں سلسلہ احمدیہ کے متعلق افترا پرداز مخالف مولویوں نے جو طرح طرح کی غلط فہمیاں ڈالی ہوئی ہیں - وہ دور ہو جائیں - اور وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں - کہ انہیں سلسلہ احمدیہ کے خلاف

جو کچھ بتایا گیا تھا۔ وہ بالکل جھوٹ اور غلط ہے ۔

اس موقعہ پر میں ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی گذشتہ سالانہ جلسہ کی تقریر میں غیر احمدی اصحاب کو دار الامان میں لانے کے لئے جو تحریک فرمائی تھی۔ اسے احباب کی یاد دہانی کے لئے درج کر دوں حضور نے فرمایا تھا۔

"ہر ایک احمدی کی کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ سالانہ جلسہ پر یا دوسرے وقتوں میں غیر احمدیوں کو یہاں لائے۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ جو یہاں آجاتا ہے۔ وہ خالی واپس نہیں جاتا۔ کیونکہ جو شیر کی غار میں آجائے۔ وہ پھر واپس نہیں جا سکتا۔ سوائے اسکے جسے مردار قرار دے کر پرے پھینک دے۔ کیونکہ شیر مردار نہیں کھایا کرتا۔ ایسا انسان گو تمہیں زندہ نظر آئے۔ لیکن خدا کے نزدیک مردہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ پھینک دیتا ہے۔ عام لوگوں میں یہ بات مشہور ہے۔ کہ مرزا صاحب کو جادو آتا تھا۔ اور بعض لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ ایک ایسا حلوا بکار کر کھلا دیتے تھے۔ کہ جس کے کھانے کے بعد انسان انکی ہر ایک بات مان لیتا تھا۔ چنانچہ ایک مولوی کی نسبت معلوم ہوا کہ وہ مختلف مقامات پر یہی وعظ کرتا تھا۔ اور اس نے اپنے ساتھ ایک آدمی رکھا ہوا تھا۔ جو کھڑا ہو کر کہدیتا تھا۔ کہ جو کچھ مولوی صاحب نے کہا ہے۔ بالکل سچ ہے اور پھر یہ قصہ سناتا۔ کہ ہم چند آدمی مل کر قادیان گئے تھے جہاں ہمیں حلوا دیا گیا۔ اوروں نے تو کھا لیا۔ لیکن میں نے نہ کھایا۔ اس کے بعد فٹن منگائی گئی۔ جس میں ہم کو بٹھا کر لے گئے باہر جا کر مرزا صاحب نے مجھے مخاطب کر کے کہا تم مجھے رسول مانو۔ میں نے کہا میں نہیں مانتا۔ اس پر انہوں نے مولوی حکیم نور الدین صاحب کی طرف دیکھ کر کہا۔ کیا اسے حلوا نہیں دیا تھا وہ بیچارے ڈر گئے۔ اور کہنے لگے۔ میں نے تو اسے اپنے ہاتھ سے حلوا دیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے اس نے کھایا نہیں۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے فٹن سے اتار دیا۔ اور کہا یہاں سے اسی وقت چلے جاؤ۔ ورنہ مار ڈالے جاؤ گے ۔

تو مخالفین تو ایک جھوٹے حلوے کا کھلانا مشہور کرتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں۔ ہاں واقعہ میں حضرت مرزا صاحب حلوا کھلایا کرتے تھے۔ اور ایسا حلوا کھلاتے تھے۔ کہ پھر کسی اور حلوے کا مزا آتا ہی نہیں تھا۔ پھر کہتے ہیں۔ آپ ساحر تھے۔ ہم کہتے ہیں۔ ہاں ساحر تھے۔ اور ایسا سحر کرتے تھے۔ کہ باطل بالکل بھاگ جاتا تھا۔ ساحروں کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ انسانوں کو بندر بنا دیتے ہیں لیکن حضرت مرزا صاحب ایسے ساحر تھے۔ کہ ان لوگوں کو جو یہودی صفت ہو کر بندروں سے مشابہ ہو چکے تھے۔ انسان بنا دیتے تھے۔ پس ان لوگوں کو یہاں لانے کی کوشش کرو۔ تاکہ انہیں ہدایت نصیب ہو"۔

امید ہے کہ احباب اس تحریک کے کامیاب بنانے کے لئے اس جلسہ پر غیر احمدی اصحاب کو لانے کے لئے خاص کوشش اور سعی سے کام لینگے ۔

مسیحی دین کی ترقی

عیسائی اخبار "نور افشاں" مسیحی دین کی ترقی کا ذکر بایں الفاظ کرتا ہے :-

"ذرا خیال کرو۔ کہ ایک شخص سے اس کا شمار ہوا۔ جس کے بارہ حواری شاگرد بنے۔ اس کے بعد ستر اور اس کے بعد ہزاروں اور آج کل کل ملکوں کے مسیحیوں کا شمار جس میں تمام فرقے شامل ہیں۔ ۵۵ کروڑ تک پہنچتا ہے۔ اور اس کی لگاتار کوشش واشاعت کے وسیلے برابر جاری ہیں۔ بقول اس کے بانی کے اس دین کی منادی تمام روئے زمین پر کی جاویگی"۔

اور اس سے نتیجہ یہ نکالتا ہے کہ :-

"دین عیسوی کی ترقی اور حقیقت عجیب ہے جس کی نسبت کہہ سکتے ہیں۔ کہ الہامی کتاب بائبل کی باتیں سچ و برحق ثابت ہوتی جاتی ہیں"۔

اس بات سے قطع نظر کرتے ہوئے کہ یہ ۵۵ کروڑ عیسائی کہاں تک دین عیسوی پر اعتقاد رکھتے۔ اور اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں ہم پوچھتے ہیں۔ جب حضرت مسیح صاف اور واضح الفاظ میں فرما چکے ہیں کہ :-

"میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا[1] اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا"۔

تو پھر بنی اسرائیل کے سوائے اور قوموں کا حضرت مسیح کو مان کر عیسائیت میں داخل ہونا انہیں کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ پھر جبکہ حضرت مسیح اپنے شاگردوں کو تبلیغ کے لئے بھیجتے وقت یہ ہدایت فرما چکے ہوں کہ :-

"غیر قوموں کی طرف نہ جانا۔ اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا"[2]

تو عیسائیت میں غیر قوموں کو داخل کرنے کے لئے لگاتار کوشش کرنا عیسائی صاحبان کے لئے کہاں تک عیسوی تعلیم کے مطابق ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ الہامی کتاب "انجیل" جس میں حضرت مسیح نے غیر قوموں کو یوں مخاطب کیا ہو کہ :-

"مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی لیکر کتّوں کو ڈالی جاوے"[3]

اسی کی پیروی کا دعویٰ کرنیوالے کیونکر غیر قوموں کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے کا حق رکھتے ہیں۔

کیا ہم امید رکھیں کہ معاصر "نور افشاں" اس عقدہ کو حل کریگا اور بتائیگا۔ کہ بنی اسرائیل کے سوا غیر قوموں کو عیسائیت میں داخل کرنا کس طرح عیسوی مذہب کی تعلیم کی رو سے جائز ہے۔ اور اس طرح کی عیسوی مذہب کی ترقی کیونکر اس کی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے۔

ہاں یہ یاد رہے۔ کہ ہم بائبل کے ان حوالجات سے واقف ہیں۔ جن سے غیر قوموں کو عیسائی بنانے کا جواز نکالنے کی کوشش کیجاتی ہے لیکن ان پر اسوقت تک توجہ نہ کی جائیگی۔ جب تک ہمارے پیش کردہ حوالوں کی حقیقت نہ واضح کر دی جائیگی۔ یا ان کی صحت سے انکار نہ کر دیا جائیگا۔ کیونکہ ان میں اور ان میں تضاد پایا جاتا ہے ۔

ہماری ترقی جماعت احمدیہ سے

نومبر کے آخری ایام میں لاہور کی آریہ سماج کے جلسے بڑی دھوم دھام سے ہوئے ہیں۔ حاضری گذشتہ سالوں کی نسبت اگر زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں تھی۔ اور چندہ کی بھی معقول رقوم وصول ہوئیں۔ آریہ سماج وچھوالی کا چندہ ۱۶ ہزار تھا۔ جس میں سے ۱۳ ہزار نقد اور صرف تین ہزار کے

---

[1] متی ۱۵/۲۴
[2] متی ۱۰/۵
[3] مرقس ۷/۲۷

دئے گئے تھے۔ اور آریہ سماج انارکلی کو ۲۷ ہزار چھ سو ساٹھ روپے نقد چندہ وصول ہوا۔

یہ اعداد ہم نے صرف اس لئے پیش کئے ہیں کہ ہم اپنی اس جماعت کو جس نے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اس طرف متوجہ کر سکیں۔ کہ اس کا جلسہ بھی آ رہا ہے۔ جس کو کیا بلحاظ حاضری اور کیا بلحاظ چندہ کامیاب بنانا اس کا فرض ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ہماری جماعت میں کثیر حصہ غرباء کا ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ دین کے لئے جو جوش اور اخلاص ان میں پایا جاتا ہے۔ وہ اور کسی کو حاصل نہیں ہے۔ پس ہمیں امید ہی نہیں۔ بلکہ یقین ہے کہ احباب اپنے جلسہ کو ہر طرح کامیاب بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرینگے۔

اشتہاری ادویات کے متعلق احتیاط کی ضرورت

اس زمانہ میں جس کثرت کے ساتھ ادویات کے اشتہارات اخبارات وغیرہ میں شائع ہوتے ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اور چونکہ اکثر اشتہار دینے والے علم طب سے اگر بالکل نہیں تو بہت حد تک بے علم ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی ادویات بجائے کوئی فائدہ پہنچانے کے اُلٹا نقصان کرتی ہیں۔ اس کے انسداد کے لئے حال میں بمبئی میونسپل کمیٹی کے جلسہ میں اس مضمون کی ایک چٹھی پیش ہوئی۔ کہ کئی کثیر اشاعت اخبارات میں قوت مردمی کو بڑھانیوالی معجز نما ادویات کے اشتہار شائع ہوتے ہیں۔ جن سے معلوم نہیں کتنے نوجوان جسمانی طور پر تباہ ہو جاتے ہیں۔ اور کتنے خاندان ان معجز نما ادویات کو استعمال کر کے اپنی روزی کمانے والے کھو بیٹھتے ہیں۔ اس کے لئے طبابت پیشہ اصحاب کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو ان اشتہاری ادویات کا انسانی جسم پر اثر معلوم کرے تاکہ اس طرح ہونیوالی تباہیوں امراض اور اموات سے انسانوں کو بچانے کے مناسب وسائل اختیار کئے جا سکیں۔ کمیٹی میں یہ تجویز پاس ہو گئی۔

ہمارے خیال میں یہ تجویز نہایت ضروری اور اہم ہے اور ہر جگہ کی میونسپل کمیٹیوں کو ایسا ہی کرنا چاہیئے تاکہ اشتہاری ادویات کے نقصانات سے لوگ محفوظ رہ سکیں۔

اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہدینا چاہتے ہیں کہ لوگوں کو بھی اشتہاری ادویات استعمال کرنے میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور صرف اخبار یا اشتہار میں دوا فروشوں کے لمبے چوڑے دعوے دیکھ کر ان پر یقین نہ کر لینا چاہیئے اخبارات صرف اشتہارات کی اُجرت لے کر شائع کر دیتے ہیں۔ ان کی صحت یا عدم صحت کے متعلق انہیں کچھ علم نہیں ہوتا۔

مولوی کنجی کے کذاب ہونے پر پیغام کی شہادت

اخبار پیغام کے کئی دن بند رہنے کے بعد چند ایک پرچے جو اکٹھے شائع ہوئے ہیں۔ ان میں "تحقیق حق" کے نام سے ایک ضمیمہ مولوی کنجی مالاباری کی طرف سے بھی شامل ہے۔ اس میں جسقدر بدتہذیبی اور بددیانتی سے کام لیا گیا ہے۔ اس کا اندازہ تو وہ اصحاب بآسانی کر سکینگے۔ جن کی نظر سے وہ گذرا ہو گا۔ اسوقت ہم اس کے متعلق یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ جس بات پر مولوی کنجی نے اپنی تمام بیہودہ سرائیوں کی بنیاد رکھی ہے۔ اور جس کی تائید قبل ازیں پیغام صلح بڑے زور سے کرتا رہا ہے اسی کو خود پیغام نے اب منہدم کر کے اسبات کا ثبوت بہم پہونچا دیا ہے۔ کہ مولوی کنجی پرلے درجے کا جھوٹا اور کذاب انسان ہے۔

مولوی کنجی کی تمام افترا پردازیوں اور غلط بیانیوں کی بنا اس امر پر ہے۔ کہ وہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت میں داخل تھا۔ لیکن جب مولوی غلام رسول صاحب کے مالابار جانے پر اسے مبائعین کے عقائد کا علم ہوا۔ تو اس نے بیعت فسخ کر دی۔ چنانچہ پیغام نے جو ضمیمہ شائع کیا ہے اسکی تمہید میں بھی وہ لکھتا ہے کہ:-

"میں جناب میاں محمود صاحب کے مبائعین میں سے تھا۔ اور جو کچھ ان کی طرف دعاوی فاسدہ منسوب کئے جاتے تھے۔ میں گمان کرتا تھا۔ کہ یہ روایت کی غلطی ہے۔ فی الحقیقت ان کے دعاوی ایسے نہیں ہونگے۔ پھر جب مولوی غلام رسول راجیکی اور شیخ محمود ہمارے ملک میں ان دو بتوں کی طرح داخل ہوئے۔ جو کہ ایک خبیث اور زمین سے اکھڑے ہوئے درخت سے جھڑتے ہیں۔ اور ہم نے تکریم کے ساتھ ان سے بحث کی۔ تو یہ امر ہمارے لئے متحقق ہو گیا کہ ایسے دعاوی باطلہ میاں محمود صاحب نے ایجاد کئے ہیں۔ پس تب میں نے ان کی بیعت فسخ کی۔"

ان سطور سے ظاہر ہے۔ مولوی کنجی کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ جب تک مولوی غلام رسول صاحب مالابار نہیں گئے تھے۔ اسوقت تک وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت میں تھا۔ اور آپ سے اخلاص رکھتا تھا۔ لیکن جب مولوی صاحب موصوف وہاں گئے۔ تو اس نے ان سے بحث کی۔ اور اس کے بعد بیعت فسخ کی لیکن اس کے مقابلہ میں پیغام کا یہ بیان ہے کہ:-

"جب ہمارے مکرم مولوی حاجی غلام احمد صاحب مالاباری نے محمودی عقائد فاسدہ سے بیزاری ظاہر کی۔ تو ان کے خلیفہ نے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی و شیخ محمود کو مالابار اس غرض سے بھیجا۔ کہ وہ کسی نہ کسی حیلہ سازی سے ان کو دام تزویر میں پھنسائے رکھیں"

پیغام کی اس شہادت سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی غلام احمد کنجی نے ہمارے مبلغین کے مالابار پہنچنے کے بعد مبائعین سے علیحدگی اختیار نہیں کی۔ بلکہ وہ پہلے ہی ایسا کر چکا تھا اب اس کا یہ ظاہر کرنا کہ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے بحث کے بعد بیعت فسخ کی۔ بالکل جھوٹ اور غلط ہے کیا پیغام صلح جس نے پچھلے دنوں ہم سے بڑے زور شور کے ساتھ مطالبہ کیا تھا۔ کہ ہم ثابت کریں۔ مولوی کنجی ہمارے مبلغین کے جانے سے قبل مبائعین سے علیحدہ ہو چکا تھا۔ اپنے موجودہ بیان پر غور کریگا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کریگا۔ کہ مولوی کنجی جس کی افترا پردازیوں پر پردہ پڑا ہوا نہیں سماتا۔ وہ ایک جھوٹا انسان ہے۔

خطبۂ جمعہ

اکرام ضیف

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۵۔ دسمبر ۱۹۱۹ء

(مرتبہ مہر محمد خان شہاب احمدی مالیر کوٹلوی)

(۱)

حضور نے سورۃ فاتحہ کے بعد آیات ھل اتٰک حدیث ضیف ابراھیم المکرمین (الی) قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمین۔ (۵۱ - ۲۴ تا ۳۲) تلاوت کیں اور فرمایا کہ :-

انسان کی فطرت میں مہمان نوازی داخل ہے

زمین پر جب سے کہ انسان کو خدا نے پیدا کیا ہے اسی وقت سے تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فطرت انسانی میں اکرام ضیف رکھا گیا ہے اور بغیر کسی کے سکھے۔ اور بغیر اس کے کہ کسی فلسفہ کے نتیجہ میں یہ خواہش پیدا ہو۔ قدیم زمانہ سے اور فلسفہ کی ایجاد سے پہلے۔ علوم کی دریافت سے پہلے۔ اور تمدن کے قوانین کے مرتب ہونے سے پہلے انسانوں میں اکرام ضیف اور مہمان نوازی کا دستور ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ فطری تقاضا ہے۔ جس طرح ماں باپ کے نیک سلوک کرنا۔ اور ماں باپ کا اپنے بچے سے محبت کرنا اور جس طرح میاں بیوی کے تعلقات فطرت میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور کسی فلسفہ کا نتیجہ نہیں ہوتے۔ اور ہمیشہ سے انسان ایسا کرتا چلا آیا ہے۔ اور کر رہا ہے اور کرتا چلا جائیگا۔ کوئی فلسفہ۔ کوئی علم اسپر اثر نہیں کر سکتا۔ بلکہ اگر دیکھا جائے۔ تو تمدن کا اسپر الٹا اثر پڑا ہے۔ نئی تہذیب نے محبت کو کم کیا ہے۔ زیادہ نہیں کیا۔ پس اگر فلسفہ کا اسپر کوئی اثر پڑا ہے۔ تو وہ یہ ہے۔ کہ یہ باتیں پہلے سے کم ہو گئیں۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ باتیں تمدن کا نتیجہ ہیں۔ یا کسی فلسفہ کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہیں۔ اگر یہ بات علوم سے پیدا ہوتی۔ تو قوانین کے مرتب ہونے سے بعد میں پیدا ہوتی۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ قوانین تمدن نے ان کو کم کیا ہے۔ وہ قومیں جن پر یورپ کا اثر ہے۔ ان میں ماں باپ کی محبت کم ہو گئی ہے۔ پس تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بات پرانی چلی آتی ہے۔ اور فطرتی بات ہے۔ کہ انسان مہمان نوازی کرتا ہے اور مہمان کا اکرام کرتا ہے :-

میں نے ابھی جو چند آیات پڑھی ہیں۔ ان میں حضرت ابراہیم کے زمانہ کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ زمانہ ہزاروں سال کا زمانہ ہے۔ جو موجودہ تہذیب کے قواعد کے ترتیب دیئے جانے سے بہت پہلے کا ہے۔ پرانا تمدن یونانی تمدن ہے۔ جس نے دنیا پر بڑا اثر کیا :-

حضرت ابراہیمؑ کی مہمان نوازی

لیکن حضرت ابراہیم کا زمانہ اس سے بہت پہلے کا زمانہ ہے پھر ہندو فلسفہ بھی ہے۔ مگر اس کے متعلق جو تازہ ترین تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے وہ یہ کہ تین ہزار سال سے ہے۔ اور حضرت ابراہیم کا زمانہ اس سے پہلے کا زمانہ ہے۔ کیونکہ حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ سے چھ سو سال قبل ہوئے ہیں۔ پس حضرت ابراہیم ان تاریخی زمانوں سے پہلے ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ابراہیم کے ہاں کچھ مہمان آئے وہ مہمان کیسے تھے ایسے نہ تھے۔ جو حضرت ابراہیم کے قریبی رشتہ دار ہوتے۔ نہ آپس میں قدیم واقفیت تھی کیونکہ لوگ اپنے رشتہ داروں کی خاطر تواضع اور مہمانداری کرتے ہیں۔ لیکن رشتہ داروں کی مہمانداری حقیقی مہمان نوازی نہیں ہوتی۔ اس کا باعث آپس کے تعلقات ہوتے ہیں۔ اگر یہ شخص ان کے ہاں جائے۔ تو وہ بھی اس کی اسی طرح خاطر کرینگے۔ اس لئے یہ تو عوض معاوضہ کی صورت ہو گئی۔ ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی کی عزت کرے۔ یا ایک شخص اپنے ماں باپ کی خاطر داری کرے تو ہم اس کے متعلق یہی کہیں گے۔ کہ وہ اس کا بھائی ہے۔ اور وہ اس کے ماں باپ۔ اور بھائی بھائیوں کی خاطر داری کیا ہی کرتے ہیں۔ اور سعید اولاد ماں باپ کی خدمت گذاری کیا ہی کرتی ہے۔ اسی طرح رشتہ داروں کی بھی لوگ مہمانداری کیا ہی کرتے ہیں۔ انکی عام طور پر یہ وجہ ہوتی ہے۔ کہ ایک دوسرے پر احسان کا موقعہ ملے۔ لیکن ایسے مواقع پر مہمان نوازی کی حقیقت نہیں کھلتی۔ مگر ابراہیم علیہ السلام کے پاس جو لوگ آئے۔ آپ انکو جانتے پہچانتے نہ تھے۔ بلکہ آپ ان سے بالکل ناواقف تھے۔ مگر باوجود اس ناواقفیت کے کہ ابراہیم کو ان کا علم نہ تھا۔ ابراہیم نے ان کو اپنا مہمان کیا۔ اور ایسا مہمان بنایا کہ ابراہیمؑ کے ضیف مکرم معزز و محترم مہمان ہو گئے۔ حضرت ابراہیمؑ وہ ہیں۔ جن کو خدا نے معزز کیا تھا۔ جن کی بزرگی کی دنیا قائل ہے لیکن چونکہ وہ مہمان تھے۔ اور ابراہیم نے ان کا کامل احترام کیا۔ اس لئے وہ ضیف مکرم کہلائے۔

مہمان نوازی کا طریق

اب حضرت ابراہیمؑ کا طریق بیان کرتا ہے۔ اور اس ادب کو بتاتا ہے۔ جو جو آپ نے اپنے مہمانوں کا کیا۔ جب مہمانوں کو بٹھا چکے تو فراغ الی اھلہ۔ اپنے احترام کرنے کو پوشیدہ رکھا۔ اور نہایت پوشیدگی اور خاموشی کے ساتھ اپنے اہل کی طرف چلے گئے۔ لوگوں کا قاعدہ ہوتا ہے۔ کہ جب کوئی مہمان آئے۔ تو وہ اس کا احترام بھی کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی ایسی باتیں بھی کر جاتے ہیں۔ جن سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ مہمان ہمارے اس رویہ کی قدر کرے۔ مثلاً مہمان آیا۔ تو کہینگے آپ کے لئے دودھ لاؤں۔ چائے تیار کراؤں۔ انڈا ابلواؤں آپ کو فلاں چیز کی ضرورت ہوگی۔ پلاؤ تیار کراؤں۔ مرغ کے کباب بناؤں۔ آپ تشریف رکھئے۔ میں آپ کے کھانے کی فکر کرتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ لاتی تو ایک ہی چیز ہوتی ہے مگر اس فہرست کے گننے سے یہ مقصود ہوتا ہے۔ کہ کم از کم دو دو تین تین دفعہ مہمان بھی کہے کہ آپ کا احسان آپ کی مہربانی۔ لوگ اکرام تو کرتے ہیں۔ مگر اکرام ضیف کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ مگر حضرت ابراہیم نے یہ نہیں کیا بلکہ ان کو بٹھایا۔ اور خاموشی اور خفیہ طریق سے اپنے اہل کی طرف گئے۔ راغ کے معنے ہوتے ہیں۔ خفیہ جانا۔ اور یہ لفظ شکاریوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بعض لوگوں نے ان اصل معنوں کو چھوڑ کر اور معنے کئے ہیں مگر میرے نزدیک اصل معنوں سے شان بڑھتی ہے پس جس طرح شکاری شکار پر جاتا ہے۔ کہ کہیں شکار کو خبر

نہ ہو جائے۔ اسی طرح ابراہیم بھی جھجکے سے کھسک گئے۔ اور فوراً ایک موٹا تازہ عجل (بچھڑا) ذبح کرکے اور کھانے کے لئے تیار کرکے لے آئے۔ مگر وہ تو عذاب کے لئے آئے تھے۔ تو ایسی حالت میں کھانا وانا کس کو سوجھتا ہے انہوں نے نہ کھایا ۔

اس میں اختلاف ہے۔ کہ آیا وہ فرشتے تھے یا آدمی اگر وہ فرشتے تھے۔ تو انہوں نے کھانا ہی نہ تھا۔ بہرحال وہ کوئی ہوں۔ حضرت ابراہیم نے کھانا لاکر رکھا۔ مگر انہوں نے نہیں کھایا۔ ان کے کھانا نہ کھانے پر حضرت ابراہیم نے بُرا نہیں منایا۔ جیسا کہ ایسے موقعہ پر بعض لوگ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ ہم نے تو ان کے لئے یہ کچھ تیاری کی۔ پر انہوں نے قدر نہ کی۔ مگر ابراہیم کی نسبت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ انہوں نے مہمانوں کے اس فعل سے بُرا نہیں منایا کہ انہوں نے کھانا کیوں نہ کھایا۔ بلکہ فرماتا ہے۔ فاوجس منھم خیفۃ۔ اس آیت کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ ابراہیم اپنے دل میں ڈر گئے۔ کہ کہیں یہ ڈاکو نہ ہوں۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے۔ کہ حضرت ابراہیم کو خوف اس بات کا ہوا کہ کہیں مجھ سے مہمان نوازی میں تو کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہوئی۔ ابراہیم کے متعلق یہ کہنا کہ وہ مہمانوں کو ڈاکو سمجھ کر ڈر گئے غلطی ہے۔ کیونکہ ابراہیم۔ تو وہ ہیں۔ جو اکیلے بادشاہ کے جھگڑے سلجھانے کے لئے چلے جاتے ہیں وہ ڈاکوؤں سے کیا ڈرتے۔ ان کو جو توحش ہوا۔ وہ یہی تھا۔ کہ کہیں مہمان نوازی میں تو کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہوئی۔ مہمانوں پر ناراض نہیں ہوئے۔ نفس کو الزام دیا کہ مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہوگی۔ مگر مہمانوں نے جو کھانا نہیں کھایا تھا۔ اس راز کو خود انہوں نے ہی کھول دیا کہ ہم کس کام پر آئے ہیں ۔

تو اکرام ضیف ایک فطری تقاضہ ہے۔ اور شرعی حکم بھی ہے لیکن اب یہ محض فطری بات نہ رہی۔ بلکہ شریعت کی تصدیق نے اس کو حکم ربی بنا دیا۔ اس لئے کیا بلحاظ انسان ہونے کے اور کیا بلحاظ مومن ہونے کے اکرام ضیف ضروری چیز ہے ۔

تم بھی مہمان نوازی کرو

ابھی تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو حضرت مسیح موعود کی جاری کی ہوئی سنت کے ماتحت قادیان میں مہمان آئینگے۔ اور ان میں جماعت کے بھی لوگ ہوں گے۔ اور غیر بھی۔ ہم اللہ کے فضل سے ہر سال مہمانوں کی تعداد کو روز افزوں دیکھتے ہیں۔ اس لئے اس دفعہ بھی انشاء اللہ پہلے سے زیادہ تعداد میں مہمان ہونگے۔ ان کی مہمان نوازی یہاں کے تمام لوگوں کے ذمہ ہوگی۔ کیونکہ وہ چند آدمی جو لنگر کے منتظم ہیں۔ اس کام کو نہیں کرسکتے۔

اس لئے میں قادیان کے احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ کام بڑا ہے۔ اور ابھی سے اس کا انتظام ہونا چاہیئے۔ اگر ابھی سے آپ لوگوں نے اپنے آپ کو کام کے لئے پیش نہ کیا۔ تو بعد میں منتظموں کو موقعہ نکالنا مشکل ہوگا۔ اس لئے میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ احباب اپنے آپ کو پیش کریں۔ تاجر تو معذور ہیں کیونکہ وہی ان کے کام کے دن ہوتے ہیں۔ اور اور لوگ بھی جو اس قسم کے کاموں پر متعین ہوتے ہیں۔ جن سے وہ علیحدہ نہیں ہوسکتے۔ باقی دوست اپنے کام چھوڑ کر بھی اپنے آپ کو مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کریں ۔

ہمارے مہمان مہمان ہی نہیں شعائر اللہ میں داخل ہیں۔

یہ لوگ جو آئینگے۔ وہ صرف مہمان ہی نہیں۔ شعائر اللہ میں داخل ہیں۔ اور شعائر اللہ کی حرمت و عزت مومن کا فرض ہے۔ ابھی زیادہ زمانہ نہیں گذرا اس وقت کو دیکھنے والے بہت لوگ موجود ہیں۔ جب قادیان کے چاروں طرف جنگل ہی جنگل تھے۔ حضرت اقدس کے وقت میں جلسہ سالانہ پر اتنے آدمی بھی نہیں آتے تھے۔ جتنے کہ اس وقت مسجد میں بیٹھے ہیں۔ حضرت صاحب نے اس وقت سے بہت عرصہ پہلے خدا سے خبر پاکر اطلاع دی۔ یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق۔ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے۔ اور دور دور سے پہنچینگے ۔ حتی کہ جن رستوں سے آئینگے۔ ان پر گڑھے پڑ جائینگے۔ سو خدا نے یہ نظارہ ہمیں اپنی آنکھوں سے دکھایا۔ اگر پہلا نہیں دیکھا۔ تو اب بھی یہ نظارہ نظر آتا ہے۔ اس لئے قادیان میں ہر ایک آنیوالا اس پیشگوئی کو پورا کرنیوالا ہوتا ہے۔ اور اسی لئے وہ ایک نشان ہوتا اور شعائر میں داخل ہوتا ہے اس لئے کیا بلحاظ مہمان ہونے کے اور کیا بلحاظ نشان الٰہی ہونے کے یہاں کی جماعت کو ان کی مہمان نوازی کی فکر کرنی چاہیئے ۔

ہر ایک مہمان کو عزت دینی چاہیئے

یہ مہمان نوازی نہیں کہ مہمان سے ایسے طریق سے سلوک ہو کہ جس سے ظاہر ہو۔ کہ ہم اس پر احسان کرتے ہیں۔ مہمان کو اعزاز دینا چاہیئے۔ کیونکہ خدا نے مہمان کو عزت کا درجہ دیا ہے۔ اس لئے مہمان کے خوش کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ابراہیم ابو الانبیاء ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جدامجد ہیں۔ اگر وہ مہمان فرشتے بھی تھے تاہم ابراہیم خدا کے نبی تھے۔ اور اگر وہ انسان تھے تو بھی حضرت ابراہیم سے نیچے تھے۔ مگر وہ مہمان ہوکر ابراہیم کے لئے مکرم ہوگئے۔ اس لئے کوئی مہمان ہو فطرت کے اقتضاء شریعت کے منشاء کے ماتحت مہمان کی عزت ہی کرنا چاہیئے۔ مہمان کی سخت بات کی برداشت کرنی چاہیئے۔ بعض لوگ کہدیا کرتے ہیں کہ مثلاً اب کھانا نہیں ملتا۔ دیر سے کیوں آئے۔ یا کھانے آئے ہو یا سننے۔ بیسیوں قسم کی باتیں لوگ مہمان کا رتبہ نہ سمجھنے کی وجہ سے کہہ گذرتے ہیں۔ ذی وجاہت لوگوں کی عزت و توقیر ہی مہمان نوازی نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ تو جہاں بھی جائینگے انکی عزت ہوگی۔ غرباء کی عزت کرنا حقیقی مہمان نوازی ہے۔ اگر کوئی غریب بھنگی ہے یا موچی ہے یا اور اسی قسم کا پیشہ ور شخص ہے۔ تو چاہیئے۔ کہ اس کی عزت کی جائے۔ اور اگر اس کی عزت کی جائیگی۔ تو وہ خدا کے حکم کے ماتحت ہوگی۔ اگر امیر کی عزت کی جائیگی۔ تو اس کو اکرام ضیف نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ امراء کی عزت تو دنیادار بھی کیا کرتے ہیں ۔

کھانے پینے میں ہی مہمان کی عزت نہیں

اور یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اکرام ضیف صرف کھانے پینے میں ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر قسم کے معاملات میں ہوتا ہے۔ امراء چونکہ اپنے گھروں میں اچھا کھانا کھاتے ہیں۔ اس لئے ان کے کھانوں میں اگر کسی عمدہ چیز کا اضافہ

دیا جائے۔ تو ہونا چاہیئے۔ یہ بات حضرت اقدس کے سامنے پیش ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ خدا نے بھی یہ امتیاز کیا ہے۔ تو میں کیوں نہ کروں۔ لیکن میں نے بتایا ہے کھانے پینے میں ہی اکرام ضیف نہیں۔ عام برتاؤ اور ظاہری سلوک میں بھی یہ بات ہے۔ ایک غریب دل پر خوش ہو جاتا ہے۔ اگر اس کو خندہ پیشانی کے ساتھ دیجائے لیکن کسی کو کھانا عمدہ دیا جائے۔ مگر برتاؤ اچھا نہ ہو تو وہ اچھا کھانا اس کے دل کو خوش نہیں کر سکتا۔

میں احترام کرنے میں امیر غریب کی تمیز نہیں ہونی چاہیئے۔ سب کی عزت کی جائے۔ امیروں کی عزت کرنا عزت کرنا نہیں۔ کیونکہ وہ تو ہر جگہ اپنی عزت کرا لیتے ہیں۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں میں سے جو دوست اپنے تئیں خدمت کے لئے پیش کر سکیں۔ وہ خود تکلیف اٹھا کر کام کریں تاکہ خدا کے فضل کے وارث ہوں۔ اور اس فرض کو بھی ادا کریں جو خدا اور فطرت کی طرف سے آپ پر عائد ہوتا ہے۔ پس دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام بھائیوں اور دوستوں کو اس خدمت کے ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین ٭

جب دوسرے خطبہ کے لئے حضور کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ جلسہ سالانہ کے متعلق بعض امور کے تصفیہ کے لئے لوکل انجمن کا اجلاس جمعہ کے بعد ہوگا۔ انجمن والوں کو ایک شکایت چلی جاتی ہے۔ کہ لوگ اس میں زیادہ حصہ نہیں لیتے۔ انہوں نے مجھ سے خواہش کی ہے۔ کہ میں خطبہ جمعہ میں سفارش کردوں کہ آپ لوگ بعد جمعہ بیٹھیں اور جو تحریکات ہونگی۔ ان کو سنیں۔ اور ان کے متعلق مشورہ وغیرہ دیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ جیسا کہ مرکزی جماعت عزت زیادہ حاصل کرتی ہے۔ اسی طرح مرکزی جماعت پر قیود بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ وہ قیود سے آزاد نہیں ہوسکتی۔ وہ مجھ سے سفارش چاہتے ہیں۔ مگر میں اس کو سفارش نہیں کہہ سکتا۔ یہ آپ لوگوں کا فرض ہے۔ پس میں آپ کو آپ کا فرض یاد دلاتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ ہمارا جلسہ شعائر اللہ میں داخل ہے۔ اور اس کے لئے جتنے کام ہوں ان میں بڑھ بڑھ کر حصہ لینا دین کی خدمت ہے ٭

"تاریخ مرزا"

جدید تالیف ثناء اللہ پر ریویو

سنہ ۱۹۱۹ء بہتیرے انقلابات عظیم کی رُو سے خاص سال ہے۔ ثناء اللہ نے بھی اس سال جناب مرزا کی مخالفت میں رنگ بدلا۔ اور بجائے مناظر کے مورخانہ رنگ میں نمودار ہوا۔ اور ماہ جولائی میں "تاریخ مرزا" ایک جدید تصنیف شائع کی۔ جس میں بقول ثناء اللہ "مرزا صاحب قادیانی کے تاریخی حالات از تاریخ پیدائش تا وفات معتبر و مستند تحریرات سے درج کئے گئے ہیں" دیباچہ میں لکھتا ہے۔ کہ "اس رسالہ میں بطور تاریخ مضامین لکھے گئے ہیں۔ بطور مناظرہ نہیں۔ مناظرانہ رنگ دیکھنا ہو۔ تو خاکسار کی فلاں فلاں تصنیفات ملاحظہ کریں" اس سے آگے لکھتا ہے کہ "مرزا صاحب کے مُریدوں نے بھی ان کی سوانح لکھی ہیں۔ مگر وہ محض اعتقادی اصول پر ہیں۔ ہماری تاریخ واقعات صحیحہ کی بناء پر ہے" لیکن سچ ہے۔ کہ تعصب انسان کو بالکل اندھا کر دیتا ہے تمہید و دیباچہ میں تو ثناء اللہ کا دعویٰ یہ ہے۔ جو اوپر درج ہے۔ مگر تاریخ لکھنے کے لئے قلم اُٹھاتے ہی آپ جوش طبیعت سے مناظرانہ سٹیج پر ہی آ گیا۔ اور اپنی غرض تالیف کتاب یک لخت بھول گیا۔ مقصد تالیف کتاب کی یہ اہمیت کہ ثناء اللہ بموجب مضمون تمہید کے اس کتاب کو آئندہ نسلوں کو مرزا صاحب سے بچانے کے لئے بطور یادگار چھوڑنا چاہتا ہے۔ مگر اصلیت یہ ہے۔ کہ ساری کتاب میں صرف چودہ سطریں ہی تاریخ کی حیثیت سے لکھیں۔ چنانچہ راقم اول ان چودہ سطروں کو بجنسہٖ درج کرتا ہے۔ اس کے بعد تمام کتاب کے مضامین کے عنوان دکھائیگا۔ جس سے مؤلف کتاب کی عیاری عیاں ہوگی ٭

"امرتسر سے شمال مشرق کو ریلوے لائن پر ایک پرانا قصبہ بٹالہ ہے۔ جو ضلع گورداسپور کی تحصیل ہے۔ بٹالہ سے گیارہ میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا قصبہ قادیان ہے۔ جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جائے ولادت ہے۔ مرزا صاحب کی تاریخ ولادت صاف تو ملتی نہیں۔ البتہ ان کی اپنی کتاب تریاق القلوب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ ۱۲۶۱ھ مطابق تخمیناً ۱۸۴۵ء میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد کا نام حکیم مرزا غلام مرتضےٰ تھا۔ قوم زمیندار۔ پیشہ طبابت کرتے تھے۔ ابتدا میں مشرقی علوم مولوی گل شاہ شیعہ سے بٹالہ میں پڑھے۔ اُردو۔ عربی۔ فارسی کے سوا انگریزی وغیرہ سے واقف نہ تھے۔ ثابت نہیں کہ کسی درسگاہ میں آپ نے تحصیل علم کی ہو۔ جوان ہو کر تلاش معاش میں نکلے۔ سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپیہ ماہوار کے محرر ہوئے۔ وہاں سے بغرض ترقی آپ نے قانونی مختار کاری کا امتحان دیا۔ فیل ہو گئے۔ ازاں بعد تصنیف کی طرف طبیعت کا رُخ ہوا۔ طبیعت میں ایجاد تھی۔ اس لئے بڑی کتاب شائع کرنے سے پہلے اشتہاری طرق اختیار کیا۔ کبھی آریوں سے مخاطب ہوئے۔ کبھی عیسائیوں سے۔ کبھی برہموؤں سے۔ چنانچہ ایک دو اشتہار بطور نمونہ درج ذیل ہیں :-"

یہ ہے ۴۴ صفحہ کی کتاب تاریخ مرزا کا لب لباب۔ جسے ثناء اللہ آئندہ نسلوں کے لئے بطور مشعل ہدایت چھوڑنا چاہتا ہے اب ساری کتاب کا خلاصہ دیکھئے :-

صفحہ ۱ تا ۳ - دیباچہ و تمہید۔

صفحہ ۴ - تاریخ مرزا۔ مذکورہ بالا

صفحہ ۴ تا ۶ - اشتہارات بنام آریہ سماج متعلق بحث روح وغیرہ

صفحہ ۷ تا ۹ - اشتہار طبع و اشاعت کتاب براہین الاحمدیہ علیٰ حقیت القرآن والنبوت المحمدیہ۔

صفحہ ۱۰ تا ۲۳ - مرزا صاحب کا اشتہار دربارہ تولد ایک فرزند صالح اور اس کے جواب و جواب الجواب۔

صفحہ ۲۴ تا ۲۶ - مرزا صاحب کا اقتباس کتاب ازالہ اوہام دربارہ دعویٰ مسیح موعود۔

صفحہ ۲۷ تا ۳۴ - مرزا صاحب کا مباحثہ پادری عبداللہ آتھم کے ساتھ اور لیکھرام پشاوری کی نسبت مرزا صاحب کی پیشگوئی اور احمد بیگ ہوشیارپوری کے متعلق مرزا صاحب کی پیشگوئی

صفحہ ۳۵ تا ۳۸ - مولوی عبدالحق غزنوی سے مرزا صاحب کا مباہلہ

صفحہ ۳۹ تا ۴۴ - اشتہار مرزا صاحب بمقابلہ مولوی نذیر حسین صاحب

اور اسکے متعلق مولوی ثناء اللہ کی بحث ٭
صفحہ ۵۴ - مہر علی شاہ گولڑوی اور میرزا صاحب کا مباحثہ
صفحہ ۴۶ و ۴۷ - میرزا صاحب کی سہ سالہ میعادی پیشگوئی -
صفحہ ۴۸ تا ۵۱ - میرزا صاحب کا مضمون دربارہ دعویٰ نبوت -
صفحہ ۵۲ - ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی اور میرزا صاحب کے مقابلے کا ذکر
صفحہ ۵۳ - میرزا صاحب کا دعویٰ الوہیت -
صفحہ ۵۴ تا ۶۴ - میرزا صاحب اور ثناء اللہ کے باہمی مقابلے
تمت تمام شد ٭

مختصراً ثناء اللہ نے ساری کتاب میں صرف میرزا صاحب کے چند اشتہارات و پیشگوئیوں کو ہاتھ میں لیکر ان پر مناظرانہ تنقید کی ہے وبس - اس کا دیگر ثبوت یہ ہے - کتاب کے خاتمہ پر ثناء اللہ لکھتا ہے کہ :-

نتیجہ یہ ہوا کہ جناب میرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال کر گئے اور یہ خاکسار تا دم تحریر ہذا بفضلہ تعالیٰ زندہ ہے - آہ !

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد "

کون ہے جو ثناء اللہ کی اس اختتامی عبارت سے یہ نتیجہ نہ نکال سکے - کہ ثناء اللہ نے یہ کتاب صرف میرزا صاحب کے مقابلہ میں اپنے مناظرانہ تفوّق کے دکھلانے کے لئے لکھی - کیا ایک مورخ کا فرض صرف یہی تھا کہ وہ جس نیک یا بد ہیرو کی لائف لکھ رہا ہے - اس کی صرف تاریخ وفات لکھ دے - کم از کم یہ دکھانا اس کا فرض تھا - کہ اس کی وفات پر اہل الرایان اور اخبارات نے کیا ریویو کیا - کم از کم چند ایک معتبر اخبارات ملک کی رائیں ہی نقل کر دی جاتیں بوقت وفات اس نے اپنے سچے یا جھوٹے مشن کو کس حالت میں چھوڑا - اس کا جانشین کون ہوا - آج تک اس کے جانشینوں و اہل جماعت کا کیا حال ہے - اگر کسی ہیرو کی لائف میں کسی ایک امر مندرجہ بالا کا ذکر تک نہ ہو - اس کو آئندہ نسلوں کے لئے ایک تاریخی یادگار چھوڑنے کا دعویٰ کرنا ایک عیاری اور طفلانہ بازی نہیں تو اور کیا ہے ؟

یہ فیصلہ خدا ترس و منصف مزاج تاریخ دانوں پر چھوڑا جاتا ہے - کہ آیا اس تاریخ نویس کا جو میرزا صاحب کی لائف کے لئے ۶۴ صفحہ کی کتاب لکھتا ہے - یہ فرض نہ تھا کہ وہ کم از کم امور ذیل پر روشنی ڈالتا ٭

۱ - **میرزا کا خاندان** - اس بارے میں کم از کم مورخ صاحب تاریخ رؤسائے پنجاب یا گزٹیر ضلع گورداسپور سے ہی میرزا صاحب کے خاندانی حالات نقل کر دیتا ٭

۲ - **میرزا کی طفلی** - قادیان کے لوگوں کی شہادتیں لکھتا کہ اس شخص کی عادات و خصائل بچپن میں کیسی تھیں ٭

۳ - **میرزا کی نوجوانی و ایام ملازمت** - اس بارے میں کم از کم سیالکوٹ کے معتبر لوگوں کی رائیں معلوم کر کے لکھتا کہ میرزا صاحب آیا نوجوانی میں زاہد و عابد - خلوت پسند اور متقی و دیانتدار - خوش معاملہ و حلم و حیا و شرافت و تہذیب کا نمونہ تھے یا کس قماش کے تھے ٭

۴ - **ترک ملازمت** کے بعد زمانہ دعوی مسیحیت تک **میرزا صاحب کے مشاغل** ٭

۵ - **بعد دعوے مسیحیت** میرزا صاحب کے کارنامے بمقابلہ مذاہب غیر - عام مسلمانوں اور میرزا صاحب کے اختلاف - اس اختلاف میں میرزا صاحب کا جماعت تیار کرنا - جماعت میں بعض سربرآوردہ علماء مثل قبلہ مولوی نورالدین رض مولانا عبدالکریم رض - شاہ عبداللطیف صاحب شہید کابلی وغیرہم کا داخل ہونا - اور بوقت وفات ان کی جماعت کن کن ممالک میں موجود تھی ٭

۶ - میرزا صاحب نے جدید علم کلام پیدا کیا - جو حفاظت اسلام بمقابلہ مذاہب کے بارے میں حصن حصین کا کام دیتا ہے یا نہ ؟

۷ - **میرزا صاحب کا مذہب** - قطع نظر دعاوی مسیحیت کے میرزا صاحب کا مذہب دربارہ - خدا - انبیاء - محمد رسول اللہ ملائکہ - جزا سزا - کتب الہی - قرآن شریف - صحابہ کرام اہل بیت رض - اولیائے عظام - آئمہ اربعہ مجتہدین - روز قیامت - حشر نشر کیا تھا -

۸ - **دس شرائط بیعت** - جن پر میرزا صاحب کی بیعت کا مدار تھا - درج کرنی ضروری تھیں ٭

۹ - **میرزا کے خاص مسائل** - دربارہ جہاد - مسئلہ بروز ختم نبوت - حدیث و سنت میں فرق ٭

۱۰ - **میرزا کے خاص مضامین** - مثل جلسہ مہوتسو لاہور ۱۸۹۶ء
۱۱ - میرزا نے کس قدر تصنیفات لکھیں - اور کس کس موضوع پر اور درحالیکہ بقول ثناء اللہ " میرزا صاحب کبھی درسگاہ میں تحصیل علم نہیں کی " اسقدر تصنیفات کی علمی استعداد کیونکر پیدا ہو گئی ٭

۱۲ - **مباہلوں کا حال** لکھنا تھا - تو ڈاکٹر ڈوئی امریکہ مدعی نبوت مسیحیت کے عالمگیر مباہلہ کا حال لکھا جاتا - اور اس مباہلہ کے نتیجہ پر امریکہ کے کثیر التعداد اخبارات نے جو ریویو لکھے - انہیں سے چند ایک نقل کئے جاتے -

۱۳ - **قادیان کا حال** - میرزا صاحب کے دعوے سے پہلے قادیان کی کیا حالت تھی - بوقت وفات قادیان کو کس حال میں چھوڑا - قادیان کی عالی شان تعلیم گاہوں توسیع ڈاک - لنگر خانہ - مہمان خانہ - شفا خانہ - دفتر صدر انجمن احمدیہ - قبرستان موسومہ بہشتی مقبرہ کا حال

۱۴ - **میرزا کی پرائیویٹ زندگی** - میرزا کی شادیاں - میرزا کی اولاد - میرزا کا کیریکٹر اور عادات و خصائل - جن حالات میں اس نے دعویٰ ماموریت کیا وہ حالات ایسے مامور کی آمد کے مقتضی تھے یا نہ ؟ آیا گذشتہ نسلوں کی منتظر امام آخر الزمان کے لئے چودھویں صدی تھی یا نہ ؟ اگر تھی - تو بصورت میرزا صاحب کے جھوٹے مدعی ہونے کے صادق مدعی کون سا ہے یا کیونکر ؟ وغیرہ وغیرہ - اور بالانجام میرزا صاحب کی لائف پر ایک وسیع النظری کے ساتھ آزادانہ تبصرہ ٭

ثناء اللہ نے جن مباحثات یا اشتہارات میرزا صاحب میں ساری کتاب صرف کی ہے - ان کے جوابات فرداً فرداً جماعت احمدیہ کی طرف سے دیئے جا چکے ہیں - مثلاً پادری عبداللہ آتھم - پیر مہر علی شاہ کے مباحثات کے بارے میں جناب میرزا صاحب کی اپنی تصنیفات موجود ہیں - میرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کے بارے میں مولانا اکمل نے ایک رسالہ تشحیذ الاذہان میں چند سال ہوئے ناطق بحث لکھی ہے جناب میرزا صاحب ثناء اللہ کے مباہلہ سے فوت ہوئے یا کیونکر ؟ اس پر بھی نہایت مفصل بحث ہو چکی ہے - دراصل ثناء اللہ کو خوف ہے کہ میرزا صاحب کی روز افزوں قبولیت ایک زمانہ میں ان خاصان حق کی طرح عالمگیر ہو جائیگی جیسا کہ باوجود اس کے ...... علامہ ابن جوزی نے حضرت محبوب سبحانی رض کی مخالفت میں ۸۰۰ مولویوں سے فتویٰ تکفیر پر دستخط کرائے - اور تلبیس ابلیس کتاب

ـے اپنا توشہ آخرت تیار کیا۔ اور جیسا کہ امام ابن العربی کی تحقیر میں ثناء اللہ کے ہم جنسوں نے شیخ اکفر کے فتوے لگائے۔ مگر آج ان بزرگوں کا تمام دنیا پر بول بالا ہے۔ اور ان کے مکفرین گمنامی میں مر کر خائب و خاسر ہو چکے ہیں۔ یقیناً ثناء اللہ اور اس کے ہم قبیل لوگوں کی کوششوں کا بھی بالآخر وہی انجام ہوگا۔ جو اوپر مذکور ہوا ہے۔

ہر کہ تُف زند بر مہر منیر
ہم بروئش فتد تفِ تحقیر
تا قیامت تُف است بر رُویش
قدسیاں دور تر زند بویش

آج کل تاریخ تحقیق پسند دنیا میں ایک بلند پایہ اور پسندیدہ فن سمجھا جاتا ہے۔ ثناء اللہ نے عیاری کر کے اپنی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے کے لئے نیا رُوپ مخالفت حضرت مسیح موعود کے لئے اختیار کیا ہے۔ لہٰذا یہ مختصر مضمون ثناء اللہ کے نئے "رُوپ" "مورخی" کے بے نقاب کرنے کے لئے لکھا گیا ہے۔ ثناء اللہ کی مناظرانہ روش سے مجھے اسوقت کوئی سروکار نہیں۔ کیونکہ اس کی اس دیرینہ روش سے معقول و تحقیق پسند دنیا مدت سے ایک نتیجہ پر پہنچ چکی ہے۔ والسلام

راقم - خاکسار دوست محمدؐ - حجانہ

ریویوز

کامن احمدی ہر دو حصہ پنجابی نظم کی یہ مقبول اور دلچسپ کتاب برادرم محمد یٰسین صاحب تاجر کتب قادیان نے دوبارہ شائع کی ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ اور کاغذ اچھا لگایا گیا ہے۔ چونکہ یہ ایک احمدی خاتون کی تصنیف ہے اسلئے مستورات نہایت شوق اور خوشی سے اسے پڑھتی ہیں قیمت ۸؁

اظہار حق یہ بھی پنجابی منظوم کتاب ہے۔ جو برادرم محمد یٰسین صاحب نے پہلی کتاب کی طرح دوبارہ شائع کی ہے۔ اور قیمت سوا آنہ (۱؁) رکھی ہے۔

ہمارے سلسلہ کی مستورات یہ کتابیں برادر موصوف سے منگوا کر مطالعہ کریں۔

اخراجات جلسہ کے لئے انجمن احمدیہ لاہور کا چندہ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے اسوقت تک مبلغ اسماعؔ ۱۵۱ روپے وصول ہو چکے ہیں۔ اُمید ہے کہ مبلغ دو صد روپیہ اور وصول ہو جاویگا۔ روپیہ محاسب صاحب صدر انجمن کی خدمت میں بھیج دیا گیا ہے۔

جن دوستوں نے پانچ یا پانچ روپیہ سے زیادہ چندہ ادا کیا۔ ان کے اسمائے گرامی مفصلہ ذیل ہیں۔

(۱) میاں شمس الدین صاحب تاجر چرم — صہ
(۲) میاں محمد ابراہیم صاحب تاجر چرم — صہ
(۳) چودہری محمد ظفر اللہ خانصاحب بیرسٹر — دسہ
(۴) مستری محمد موسیٰ صاحب — دعہ
(۵) شیخ عبدالقادر صاحب — لہہ
(۶) معرفت شیخ عبدالقادر صاحب — لہہ
(۷) میاں دوست محمدؐ صاحب — عہ
(۸) سید نادر شاہ صاحب — لعہ
(۹) سید محمد اشرف صاحب ہیڈ کلرک — عہ
(۱۰) بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر — عہ
(۱۱) حکیم محمد حسین صاحب قریشی — سہ
(۱۲) ملک خدا بخش صاحب — صہ
(۱۳) حکیم عبدالرحمٰن صاحب — صہ
(۱۴) میاں چراغ الدین صاحب پنشنر — صہ
(۱۵) میاں علی محمد صاحب — صہ

باقی دوستوں نے پانچ سے کم چندہ ادا کیا۔ بوجہ طوالت ان کے نام نہیں لکھے گئے۔

راقم - عبدالحمید ریلوے آڈیٹر محاسب انجمن احمدیہ لاہور

تعلیم الاسلام ہائی سکول اولڈ بائز ایسوسی ایشن کا دوسرا سالانہ جلسہ

احمدیہ سالانہ جلسہ کے ایام میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے منعقد ہوگا۔ اُمید ہے ہمارے مکرم معظم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب و قاضی عبد اللہ صاحب بی۔ اے بی ٹی۔ مسلم مشنری انگلستان لیکچر دینگے۔ اور عہدہ داروں کا نیا انتخاب ہوگا۔ ٹی پارٹی کا انتظام بھی کیا جائیگا۔

محمد مبارک اسمٰعیل بی۔ اے بی ٹی آنریری سکرٹری

احمدیہ تعلیمی کانفرنس کا دوسرا سالانہ اجلاس

احمدیہ تعلیمی کانفرنس کا دوسرا سالانہ اجلاس قادیان دارالامان میں کرسمس ڈے کی تعطیلوں میں منعقد ہوگا۔ مدرسین و اسسٹنٹ مینجر صاحبان مدارس احمدیہ کی حاضری بہت ضروری ہے۔ صحیح تاریخوں کا اعلان دوسرے اعلان میں کیا جائیگا۔ چند نہایت ضروری تعلیمی معاملات پر غور کیا جائیگا۔

محمدؐ مبارک اسمٰعیل نائب ناظر تعلیم و تربیت قادیان۔

تمام احباب کو معلوم ہو

کہ دفتر تالیف و اشاعت - الفضل و تشحیذ بک ایجنسی کی تمام کتابیں خاکسار کے سپرد کر دی گئی ہیں و نیز سلسلہ کی تمام کتابیں میری ایجنسی سے ملسکتی ہیں - جن دوستوں کو ضرورت ہو - خاکسار سے طلب فرماکر نہ صرف اپنی معلومات بڑھاینگے بلکہ صیغہ تالیف و اشاعت کی مالی حالت مضبوط کرینگے

المشتہر:- خاکسار محمد عامل بھاگلپوری تاجر کتب قادیان

گمشدہ کی تلاش

مسمی محمد سعید ولد شیخ حاجی مبارک الدین لائلپوری عمر تخمیناً ۱۴ سال - درمیانہ قد - گندم نما رنگ عرصہ دو تین ماہ سے گم ہے - اگر کسی صاحب کو ملے - تو ذیل کے پتہ پر بذریعہ تار اطلاع دیوے اور اس کو کہے کہ تیرا والد سخت بیمار اور تیری جدائی کے صدمہ سے پاگل ہے - تو فوراً یہاں پہونچ - جو کچھ تو کہیگا ہم ماننے کے لئے تیار ہیں -

شیخ محمد اسمٰعیل مولا بخش لائلپور

تاجروں کو مژدہ

اخبار الفضل ایک مذہبی جماعت کا آرگن ہے - اس لئے اس کا ہر ایک پرچہ عقیدت کے ہاتھوں لیا جاتا اور اس کا ایک ایک حرف ذوق و شوق سے پڑھا جاتا ہے - اس لئے تاجروں کے لئے اشتہار دینے کا اس سے بہتر ذریعہ کیا ہو سکتا ہے ؛

مینیجر

ممالک غیر کی خبریں

جرمنی میں خفیہ فوجی قواعد اور بمباری کی مشق (لنڈن ۵ - دسمبر) برلن کی رپورٹیں مظہر ہیں - کہ وہاں گورنمنٹ کی حالت اس وجہ سے مذبذب ہوتی جاتی ہے - کہ فوجی پارٹی زور پکڑ رہی ہے اور جب سے اتحادیوں کا مراسلہ پہنچا ہے - ان کے مظاہرے زیادہ دلیرانہ ہو گئے ہیں - وہاں بظاہر یہ یقین کیا جاتا ہے کہ چونکہ اتحادی فوجوں کے لام ٹوٹ رہے ہیں - اور سب لوگ جنگ سے تھک گئے ہیں - اور فرض کر لیا گیا ہے - کہ امریکہ علیحدہ ہو جائیگا - اس لئے جرمنی پر شرائط صلح کی تعمیل کرانے کے لئے فوجی دباؤ نہ ڈالا جاسکیگا ایک تازہ رپورٹ ہے - کہ جرمنی خفیہ طور پر آلات حرب تیار کر رہا ہے - اور ڈیفنس کے لئے فوج مہیا کر رہا ہے اس میں درج ہے - کہ باشندگان جرمنی باضابطہ قواعد کر رہے ہیں - اور بمباری کی مشق بہم پہنچا رہے ہیں - اور پولیس میں ریگولر سپاہی بھرتی ہیں - جو بھاری موٹر کاروں اور شعلہ افگن آلات سے مسلح ہیں ۔

فوجی مشورے پیرس میں سپریم کونسل نے ۴ - دسمبر کو شرائط صلح نامہ کے جرمنوں سے بجبر منوانے کے معاملہ پر غور کیا - مارشل فاش بھی کونسل میں موجود تھے ۔

مارشل فاش تیار ہیں (پیرس ۵ - دسمبر) ایکو ڈی پیرس راوی ہے - کہ کل سپریم کونسل کے اجلاس میں عام رائے یہ تھی - کہ صرف الٹی میٹم دینے سے ہی کام نکلیگا - مارشل فاش نے بیان کیا - کہ اگر الٹی میٹم بھیجا گیا - تو میں ان منصوبوں کو عمل میں لانے کو تیار ہوں - جو ماہ جون میں تیار کئے گئے تھے - جن کی دھمکی سے جرمن شرائط صلح منظور کرنے پر مجبور ہوئے تھے - باخبر حلقوں میں کہا جاتا ہے - کہ اگر جرمن اصلاح پر نہ آئے تو اتحادی فرینکفرٹ اور ایسن پر قابض ہو جائیں گے ۔

پریزیڈنٹ ولسن کی طلبی (لنڈن ۵ - دسمبر) پریزیڈنٹ ولسن کو پیرس میں بلایا گیا ہے - جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمنوں کی روز افزوں ضد سے معاملہ سنجیدہ ہو چلا ہے -

جرمنی کی اقتصادی حالت (برلن ۹ - دسمبر) ہر بچٹ وزیر اقتصادیات نے اعلام و شمار کے ذریعہ یہ اعلان کیا ہے کہ جرمنی کی اقتصادی حالت آگے سے بہت بہتر ہو گئی ہے - اور عام حرفتی کاروبار کے علاوہ جہاز رانی اور معدنیات کی صنعت نے قبل از جنگ پیمانہ کے مطابق ترقی کی ہے ۔

جرمنی ہراساں ہے (۶ دسمبر - پیرس) دریائے رائن پر متحدہ فوجیں جرمنی پر یلغار کرنے کے لئے تیار ہیں - چونکہ ابھی تک ہنگامی صلح قائم کی ہوئی ہے اس لئے اس کی میعاد کو منقضی کرنے کے لئے تین دن کا نوٹس دینا ضروری ہو گا - اتحادیوں کی جنگی تیاریوں سے متاثر ہو کر علاقہ رائن کے متمول جرمن ملک سے نکل رہے ہیں - اور سوئٹزرلینڈ میں داخل ہونے کے لئے بہت سے جرمن اجازت حاصل کرنے کے خواہاں ہیں

فسادات مصر - برٹش افسروں پر گولیاں چلائی گئیں لنڈن ۷ - دسمبر - قاہرہ ۵ - دسمبر آج دو برٹش افسروں پر پستولوں کے ذریعہ ۵ - گولیاں چلائی گئیں - ایک افسر کے پاؤں میں زخم آیا - طلبا کی جو سٹرائک ۱۳ - نومبر سے جاری تھی - اب ختم ہو گئی ہے - اور طالب علموں نے از سر نو پڑھنا شروع کر دیا ہے ۔

لارڈ ملز قاہرہ میں (لنڈن ۸ - دسمبر) اخبار ڈیلی میل مظہر ہے - کہ لارڈ ملنر ۷ - دسمبر کو قاہرہ میں پہنچ گئے ۔

آئرلینڈ میں سنگین وارداتیں (لنڈن ۷ - دسمبر) وارداتِ آئرلینڈ کے متعلق مزید تفاصیل مظہر ہیں کہ چند موٹر کاریں پتھروں کی ایک رکاوٹ سے جو سڑک پر بنائی گئی تھیں - رک گئی تھیں - اور پھر ان پر گولیاں چلائی گئی تھیں - حملہ آور جن کی تعداد ۲۵ یقین کی جاتی ہے - ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے -

مسودہ اصلاحات ہند ہوس آف لارڈز میں (لنڈن ۸ - دسمبر) ہوس آف لارڈز میں گورنمنٹ آف انڈیا کی پہلی خواندگی پاس ہو گئی ۔

مستقل نائب وزیر ہند (لنڈن ۷ - دسمبر) ٹائمز کو معلوم ہوا ہے - کہ سال کے خاتمہ پر سر ٹامس ہولڈرنیس کے ریٹائر ہونے پر سر ولیم ڈیوک مستقل نائب وزیر ہند بن جائینگے ۔

بلجیم کا فوجی اتحاد (پیرس ۵ - دسمبر) اخبار سین کا نامہ نگار مقیم برسلز مظہر ہے - کہ بلجیکن وزارت آج فرانس اور برطانیہ کلاں کے ساتھ فوجی اتحاد کے حق میں اعلان کریگی ۔

ہندوستان کی خبریں

آل انڈیا ماڈریٹ کانفرنس آل انڈیا ماڈریٹ کانفرنس زیر صدارت سر سوامی ایر آف مدراس ۲۳ اور ۲۴ دسمبر کو کلکتہ میں منعقد ہو گی ۔

مسٹر گاندھی کے خلاف سمن احمد آبادی ستیاگرہی وکلاء کے مقدمہ کے فیصلہ میں ہائی کورٹ بمبئی کے ایک جج نے اخبار ینگ انڈیا میں ایک چٹھی کے شائع کئے جانے کے خلاف سخت ریمارکس کئے تھے - اور اس پر ایک ستیاگرہی وکیل مسٹر کالیداس جہاویری نے اظہار افسوس کیا تھا - ۱۱ - دسمبر کو جسٹس شاہ اور جسٹس کرپ جان ہائیکورٹ نے ایڈوکیٹ جنرل کی تحریک پر مسٹر گاندھی ایڈیٹر ینگ انڈیا اور مسٹر مہادیو پبلشر کے خلاف اس چٹھی کی اشاعت کے ذریعہ عدالت کی توہین کرنے کے الزام میں سمن جاری کر دئے ہیں ۔

گوجرات سے گاؤں کی برآمد بمبئی کونسل میں اس سوال کے جواب میں کہ کیا گورنمنٹ کو معلوم ہے - کہ گوجرات سے چند امریکن کمپنیوں نے قریباً ۷۰ ہزار گائیں باہر بھیجی ہیں - جواب دیتے ہوئے گورنمنٹ کی طرف سے بیان کیا گیا - کہ برازیل کے بعض باشندے برازیل کو بھیجنے کے لئے گوجرات سے گائیں خرید رہے ہیں اور کہ اس کی نوعیت اور تعداد کے متعلق تحقیقات کیجائیگی ۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم — واذا الصحف نشرت — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دوستو! اک نظر خدا کے لئے سید الخلق مصطفےٰ کے لئے
حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف
اور
احمدیہ جماعت کی توجّہ

افسوس ہے کہ اس اہم امر کو کما حقہ پورا کرنیکی کوشش نہیں کیجاتی۔ کئی لاکھ کی مجاہد جماعت موجود ہو۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف ہوں اور سینکڑوں کی تعداد میں طبع ہو کر انکا کثیر حصہ عرصہ دراز تک قادیان کے ذخیروں میں پڑا رہے۔ حالانکہ تجربہ اور مشاہدہ اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ لاکھوں کی جماعت جو اسوقت نظر آ رہی ہے خدا تعالیٰ نے انہی مقدس تحریروں کے ذریعہ طیار فرمائی ہے۔ پس اسوقت تبلیغ کے حق کو کما حقہ پورا کرنیکا نہایت عظیم الشان کامیاب ذریعہ صرف ایک ہی ہے کہ حضرت اقدس کی تصانیف کو حسب استطاعت بکثرت پھیلایا جائے۔ پھر تزکیہ نفس۔ علوم قرآنی سے واقفیت۔ عملی حالت کو رضاء الٰہی کے مطابق کرنیکے لئے ہمارے لئے انہی پاک کتب کا مطالعہ ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سلسلہ کے حملوں سے بچنے کے اور ان پر غلبہ حاصل کرنے کیلئے یہی کتب ہیں جو کامیاب ہتھیار کا کام دیتی ہیں۔ اپنی نسل کو احمدیت میں قائم رکھنے کے لئے بھی یہی کلام ہے۔ لوگ بڑی بڑی جائدادیں اور مال و منال پیدا کرنیمیں مستغرق رہتے تاکہ ان کی آئندہ نسل چند روزہ زندگی تنگی سے گذار دے۔ مگر دوستو ہمیں تو اس کی بجائے ضروری یہ فکر اور کوشش ہو کہ ہم اپنی نسلوں کے لئے وہ جاگیر اور مال بطور ترکہ چھوڑیں جو ان کی ابدی زندگی کے سکھ اور راحت کا موجب ہو۔ پس ہم مریں تو ہمارے وُرثاء اسی قسم کے پاک ورثہ کا کثیر حصہ حاصل کریں۔

میں دوستوں کو مخلصاً للہ نصیحت کرتا ہوں کہ ہر ایک احمدی کے گھر میں کم از کم حضرت اقدس کی تصانیف تو کل کی کل موجود ہونی چاہئیں۔ اور جو ذی استطاعت احباب ہیں یا جنکے پاس کتب موجود ہیں۔ وہ انکی متعدد کاپیاں لیکر اپنے اپنے غیر احمدی حلقے میں پھیلا دیں۔ اور اپنے اپنے شہر کی لائبریریوں میں ان کتب کا کم از کم ایک ایک نسخہ تو ضرور ہی داخل کریں۔ اس امر کے لئے میں سکرٹری صاحبان کو توجہ دلاتا ہوں۔ ایجنسی ہذا نے تو اسی امر کو مدنظر رکھکر یہ رعایت بھی رکھی ہوئی ہے۔ کہ جو احباب یکمشت قیمت ادا نہیں کر سکتے۔ انکو بشرط اطمینان اقساط پر بھی تمام موجودہ کتب دی جاتی ہیں۔ پس میرے دوستو اس موقعہ سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنے فرض منصبی کو پہنچانو تا بافلاح پاؤ۔

دوستو اگر ان مقدس تصانیف کی اشاعت سے ہم ہی سست ہو گئے تو ہمیں اپنی نسل اور اولاد سے کہاں تک توقع ہو سکتی ہے۔ ہاں اس صورت میں انکی سستی اور لاپرواہی کے ہم ہی ذمہ وار ہونگے۔ اسوقت حضرت اقدس کی مندرجہ ذیل کتب مل سکتی ہیں اور ان میں سے بھی بعض تھوڑی تعداد میں موجود ہیں۔ پہلی آئی ہوئی درخواستوں کا حق مقدم ہوگا۔ جلسہ پر آنیوالے احباب اگر پہلے درخواستیں بھیجدیں تو انکے لئے الگ نکال کر رکھ لیجائینگی یا ایام جلسہ پر لیجانیوالے احباب کو محصولڈاک وغیرہ کی بھی بچت ہوگی۔

فہرست کتب موجودہ

ردّ عیسائیت		ردّ آریہ		اسلام و دیگر مذاہب			
جنگ مقدس	۲/	ضیاء الحق	۲/	ست بچن	۱/	چشمہ معرفت	۱۲/
سچائی کا اظہار	۲/	سراج الدین عیسائی کے جواب	۲/	نسیم دعوت	۲/	قادیان کے آریہ اور ہم	۲/
نور الحق مکمل عربی مترجم	۱۲/	چشمہ مسیحی	۳/	سناتن دھرم		براہین احمدیہ حصہ پنجم	۱۲/
انوار الاسلام	۱۲/	مسیح ہندوستان میں	۲/	پرانی تحریریں	۲/	اسلامی اصول کی فلاسفی اردو	۱/
نور القرآن اول	۲/			سرمہ چشم آریہ	۱۲/	انگریزی مجلد	۱۲/
				آریہ دھرم	۲/	لیکچر سیالکوٹ	۲/

سبز اشتہار	۱/
فتح اسلام	۳/
توضیح مرام	۳/
ازالہ اوہام حصہ دوم	۱۲/

تجلیات الٰہیہ	مفت	در عدن نظم	—	ملفوظات احمدیہ	۵/
لیکچر لدھیانہ	۳/	در مکنون فارسی نظم		قصائد احمدیہ عربی	۵/
خزینۃ المعارف تفسیر سورۃ فاتحہ	۱۲/	مجموعہ الہامات مکمل	۱۲/		
نشان آسمانی	۳/	اربعین مکمل		سراج منیر عن	۵/
برکات الدعا	۱/	دافع البلا	۱/	الحق دہلی	۸/
سراج منیر	۲/	تحفہ گولڑویہ	۱۲/	الحق لدھیانہ	۶/
تحفہ سالانہ	۸/	تحفہ ندوہ	۱/	تذکرۃ الشہادتین	
ضرورت امام	۲/	تحفہ غزنویہ	۲/	فارسی	۳/
راز حقیقت	۱/	خطبہ الہامیہ		نجم الہدیٰ	
کشف الغطاء	۲/	کشتی نوح	۵/	الوصیت	
ایام الصلح فارسی	۸/	اعجاز احمدی	۳/	نزول المسیح	۱۲/
حقیقت المہدی	۱/	ریویو حضرت		لجۃ النور	۳/
استفتاء اردو عربی	۳/				

محمد فخر الدین احمدی ملتانی مہتمم احمدیہ بک ایجنسی قادیان

فاعلیت ترتیل القرآن — مہتمم احمدیہ بک ایجنسی قادیان

سلسلہ ماہواری ٹریکٹوں کا … در مکنون حضرت مسیح موعودؑ … قادیان

قادیان میں کپڑا بننے کا احمدی کارخانہ

اس کا طیار شدہ کپڑا جو نہایت عمدہ اور مضبوط اور خالص ہے۔ ایجنسی ہذا کی معرفت ملتا ہے۔

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ … احمدیہ بک ایجنسی قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — دنیا میں اسکا ثانی کوئی نہیں ہر بات — پی لو تم اسکو یا قوا آب بقا یہی ہے — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

احمدیہ بک ایجنسی نام ہے — احمدیت کی اشاعت کام ہے

دوستو مبارک ہو

کہ امسال بتوفیق ایزدی میں مندرجہ ذیل نادر اور بے بہا تحفے نہایت خوبصورت طرز پر چھپوا کر ہدیہ احباب کرتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ چھپائی اور کاغذ وغیرہ کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ ہاں بغرض اطمینان اتنا ضرور کہونگا۔ کہ بشرط عدم پسندیدگی۔ جدید کتب اور دام واپس دو اور لو۔ اب کی مرتبہ ان تمام قسم کی شکایتوں کو قریبًا بالکل رفع کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ احباب ضرور خوش ہوں گے۔ خاکسار فخر ملتانی

جدید

بہر عرفان میں تم غوطے لگاؤ ہر دم — بانیٔ کعبہ کی تم مالکو دعا ہو جاؤ

بحر العرفان

یہ حضرت مسیح موعود ؑ کی تین نہایت قیمتی اور پر معارف تقریروں کا مجموعہ ہے۔ جن کے مطالعہ سے تقریبًا تمام جماعت محروم تھی۔ مگر بلحاظ نفس مضمون کے اس قدر اہم اور ضروری ہیں۔ کہ جماعت کے ہر ایک متنفس کو خواہ مرد ہو یا عورت۔ بوڑھا ہو یا بچہ۔ اس کتاب کا کثرت سے مطالعہ رکھنا ضروری ہے۔ یہ کتاب حضرت اقدس کی خاص اور ممتاز تصانیف میں ایک عظیم الشان اضافہ ثابت ہوگی۔ کیونکہ اس میں ایک نہایت ہی عظیم الشان بلکہ میں کہونگا کہ مدار زندگی اور مدار نجات مسئلہ دعا کو نہایت تفصیل سے صحیفہ فطرت اور صحیفہ قدرت کے مشاہدات اور لطیف تمثیلات کے ذریعہ حل کر کے سمجھایا گیا ہے۔ ہمارے پاس اس وقت ارضی اور سماوی آفات سے بچنے روحانی و جسمانی ترقیات کے حصول۔ مخالفین کے مقابلہ میں کامیابی۔ اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے زبردست اور کارگر ہتھیار دعا ہے۔ سو اس مقدس ہتھیار سے مستفید ہونے اور اسکو چلانے کے طریقے احمد قادیانی ؑ جیسے جری اور کامیاب جرنیل اور کامل استاد کے بیان فرمودہ طریقے قبولیت دعا کے ذرایع۔ اصول۔ دعا کی فلاسفی اور وہ گر اور راز جن سے دعا کی قبولیت اور عدم قبولیت کا علم حاصل ہو۔ پھر عرفان الٰہی اور قرب الٰہی کے حصول۔ قرآنی قسموں۔ قربانی اور نوافل کی فلاسفی وحی کے نزول کی حقیقت وغیرہ وغیرہ کے متعلق نہایت شرح و بسط سے بیان کر دہ پیش کرتا ہوں۔ پھر اس کتاب میں ضرورت زمانہ پیش کر کے احمدیت کی تبلیغ نہایت دلکش اور مؤثر پیرایہ میں کی گئی ہے۔ غرضیکہ ایک طرف یہ کتاب اگر تزکیہ نفس کے اعلیٰ درجہ کا ذریعہ ہے تو دوسری طرف تبلیغ کا نہایت عظیم الشان ہتھیار ہے۔ ہر ایک احمدی کو اس کا مطالعہ فرض ہے۔ فی الحال تھوڑی تعداد چھپوائی گئی ہے۔ بعد میں احباب کی مانگ پر اس کو کثیر التعداد چھپوانے کا ارادہ ہے۔ قیمت ۶/ صفحات ۹۰

لذیذ

چشمۂ توحید

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی وہ پر معارف تقریر جو آپ نے ۱۹۱۶ء کے سالانہ جلسہ میں فرمائی شرک خفی و جلی کی لطیف طرز پر تشریح فرماتے ہوئے۔ شرک خفی سے بچنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اس کا مطالعہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ قیمت ۲/

کلام محمود

پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے بار دوم چھوٹی تقطیع پر نہایت خوبصورت کر کے چھاپا گیا ہے علاوہ ان اشعار کے جو پہلے کلام محمود میں درج تھے اور بھی کئی ایک نظمیں حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کی تصنیف کردہ درج کی گئی ہیں جو پہلے ایڈیشن میں درج نہیں یا بعد کی تصنیف ہیں۔ اب کی مرتبہ نہایت شان سے یہ کتاب شائع ہوئی ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ مجلد ۱۲/ قسم دوم مجلد ۱۰/

خطبۂ عید الفطر

فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس میں سورۃ والناس کی لطیف تفسیر فرمائی گئی ہے ۱/

پیغام امام

حضرت مسیح موعود کی ایک لطیف اور مبسوط تبلیغی تقریر جو لدھیانہ میں ہوئی ۳/

ٹریکٹ اعلان انگریزی میں

سچی کامیابی حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے سے ہے۔ قیمت ۱/

کل

رہنمائے خاتون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ قیمتی مضامین جن میں عورتوں کو وعظ و نصیحت کیگئی ہے پیرایہ دلچسپ اور لطیف ہے ۲/ اسی طرح انشاء اللہ عورتوں کے متعلق جسقدر مضامین حضرت اقدس اور حضرت خلیفۃ المسیح اور دیگر بزرگوں کے ہیں شائع ہونگے۔

دس انمول موتی

چھوٹا اور مختصر سا ٹریکٹ ہے۔ حضرت مسیح موعود ؑ کے دس عجیب و غریب نکات معرفت مختلف مضامین پر ہیں۔ دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔

خوشنما احمدی قطعات

سجاوٹ کی سجاوٹ اور تبلیغ کی تبلیغ

(۱) شعر حضرت اقدس مع نقشہ کسوف و خسوف ۱۰/

(۲) قطعات اشعار حضرت اقدس ہر ایک ۱/

(۳) الیس اللہ بکاف عبدہ مع دو انگشتری ۱/

(۴) چولہ باوا نانک کلاں ۱/

(۵) اڑے وقت کی دعا ۱/

(۶) اکیلے وقت کی دعا ۱/

چیلنج

دربارہ امام الزمان

حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور دلایل کو پیش کر کے امام الزمان کو پیش کرنے والے کو دس ہزار روپیہ کا انعام پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۳/

عرفان الٰہی

فیصلہ علم

صداقت اسلام

واقع البلاء

لیکچر سیالکوٹ

آخری پیغام

ملفوظات احمدیہ

معارف القرآن

اسلامی اصول کی فلاسفی

محمد فخر الدین احمدی ملتانی مہتمم احمدیہ بک ایجنسی قادیان